روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۳۹ | پیر ۹ شوال ۱۴۰۹ھ، ۱۵ ہجرت ۱۳۶۸ ہش، ۱۵ مئی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

سیدنا و امامنا محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں بخیر و عافیت قیام فرما ہیں۔ حضور انور دن رات اہم خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں اور احمدیت کی دوسری صدی کے پہلے سال کی تاریخ ساز سرگرمیوں میں ہمہ تن متوجہ ہیں۔

احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و رحم سے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ہر لمحہ اپنی تائید سے نوازتا رہے۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ نشان دکھاتا ہے۔ جب چاہتا ہے۔ وہ دنیا کو قیامت بنانا نہیں چاہتا۔ اگر وہ ایسا کھلا ہوا ہو کہ جیسے سورج تو پھر ایمان کیا رہا اور اس کا ثواب کیا؟ ایسی صورت میں کون بدبخت ہوگا جو انکار کرے گا۔ نشان بین ہوتے ہیں لیکن ان کو باریک بین دیکھ سکتے ہیں اور کوئی نہیں۔ اور یہ دقت نظر اور معرفت سعادت کی وجہ سے عطا ہوتی ہے اور تقویٰ سے ملتی ہے۔ شقی اور فاسق اس کو نہیں دیکھ سکتا۔ ایمان اُس وقت تک ایمان ہے جب تک اس میں کوئی پہلو اخفا کا بھی ہو۔ لیکن جب بالکل پردہ بر انداز ہو تو وہ ایمان نہیں رہتا۔ اگر مٹھی بند ہو اور کوئی بتاوے کہ اس میں یہ ہے تو اس کی فراست قابل تعریف ہو سکتی ہے۔ لیکن جب مٹھی کھول کر دکھا دی اور پھر کسی نے کہا کہ میں بتا دیتا ہوں تو کیا ہوا۔ یا پہلی رات کا چاند اگر کوئی دیکھ کر بتائے تو البتہ اسے تیز نظر کہیں گے۔ لیکن جب چودھویں کا چاند ہو گیا اس وقت کوئی کہے کہ میں نے چاند دیکھ لیا وہ چڑھا ہوا ہے تو لوگ اسے پاگل کہیں گے۔ غرض معجزات وہی ہوتے ہیں جس کی نظیر لانے پر دوسرے عاجز ہوں۔ انسان کا یہ کام نہیں کہ وہ ان کی حد بندی کرے کہ ایسا ہونا چاہیئے یا ویسا ہونا چاہیئے۔ اس میں ضرور ہے کہ بعض پہلو اخفا کے ہوں کیونکہ نشانات کے ظاہر کرنے سے اللہ تعالےٰ کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ایمان بڑھے اور اس میں عرفانی رنگ پیدا ہو۔ جس میں ذوق ملا ہوا ہو۔ لیکن جب ایسی کھلی باتیں ہوں گی تو اسمیں ایمانی رنگ ہی نہیں آسکتا چہ جائیکہ عرفانی اور ذوقی رنگ ہو۔ پس اقتراحی نشانات سے اس لئے منع کیا جاتا ہے اور روکا جاتا ہے کہ اس میں پہلی رگ سُوءِ ادبی کی پیدا ہو جاتی ہے جو ایمان کی جڑ کاٹ ڈالتی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۹ و صفحہ ۲۱۰)

"مامور من اللہ کی دعاؤں کا کل جہان پر اثر ہوتا ہے اور یہ خدا تعالےٰ کا ایک باریک قانون ہے جس کو ہر ایک شخص نہیں سمجھ سکتا جن لوگوں نے شفیع کے مسئلہ سے انکار کیا ہے انہوں نے سخت غلطی کھائی ہے۔ شفیع کو قانونِ قدرت چاہتا ہے۔ اس کو ایک تعلقِ شدید خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے اور دوسرا مخلوق سے۔ مخلوق کی ہمدردی اس میں اس قدر ہوتی ہے کہ یوں کہنا چاہیئے کہ اس کے قلب کی بناوٹ ہی ایسی ہوتی کہ وہ ہمدردی کے لئے جلد متاثر ہو جاتا ہے اس لئے وہ خدا سے لیتا ہے اور اپنی عقدِ ہمت اور توجہ سے مخلوق کو پہنچاتا ہے اور اپنا اثر اس پر ڈالتا ہے اور یہی شفاعت ہے۔

انسان کی دعا اور توجہ کے ساتھ مصیبت کا رفع ہونا یا معصیت اور ذنوب کا کم ہونا یہ سب شفاعت کے نیچے ہے۔ توجہ سب پر اثر کرتی ہے۔ خواہ مامور کو اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کا نام بھی یاد نہ ہو۔" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۲۰، ۲۲۲)

شکریہ احباب

برادرم محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کی وفات پر احباب کرام نے جس محبت اور ہمدردی کے جذبات کے ساتھ ہمارے غم میں شرکت کی ہے اسکے لئے خاکسار اپنی طرف سے، محترمہ بھابی جان، بچوں اور جملہ عزیزوں کی طرف سے ان سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ اور ہم سب دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ خطوط کے جواب فرداً فرداً بھی دیئے جا رہے ہیں۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں اپنی رضا عطا فرمائے۔

محمد رشید ارشد۔ نوشہرہ

جولائی ۱۹۸۷ء میں میرے دل کے بائی پاس کا اپریشن لنڈن میں ہوا تھا اب چیک اپ کیلئے دوبارہ لنڈن جا رہا ہوں۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اپنے مقصد میں کامیاب کرے اور مجھے مکمل صحت سے نوازے اور سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو۔

محمد رشید ہاشمی کنٹونمنٹ انجینئر
واہ کینٹ

★ خاکسار کی اہلیہ محترمہ اور بھابی صاحبہ بعض عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ دُعا کی درخواست ہے۔

مقبول احمد خالد
کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں
شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا۔
کشتی نوح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: قاضی منیر احمد ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس
ربوہ ۔ مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ ۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵ ہجرت ۱۳۶۸ ہش ۱۵ مئی ۱۹۸۹ء

سائنس کی طرف رُخ موڑیئے

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (نوبل انعام یافتہ) ایک لمبے عرصے سے سائنس کی خدمت کر رہے ہیں ۔ اور سائنس کی خدمت کرنے سے مطلب یہ ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک کو عام طور پر اور پاکستان کو خاص طور پر اس امر کی طرف متوجہ کروا رہے ہیں کہ فی زمانہ دنیا کے ساتھ چلنے کے لئے اور ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں شامل ہونے کے لئے سائنس اور ٹیکنالوجی کا علم انتہائی ضروری ہے ۔ آپ حال ہی میں پاکستان تشریف لائے تو ٹیلی ویژن والوں کو انٹرویو دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ تمام صوبوں میں ایسے مستقل ادارے قائم ہونے چاہئیں جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم دی جائے ۔

یہ ادارے تو نہیں معلوم کب قائم ہوں گے لیکن ایک بات تو شائد فوری طور پر شروع کی جا سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ بچوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی طرف اس طرح راغب کرنا شروع کیا جائے کہ وہ از خود اس بات کی ضرورت محسوس کرنے لگیں کہ سائنس کی تعلیم مفید بھی ہے اور ضروری بھی ۔ ہمارے خیال میں یہ کام اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ سائنس کی کتابیں شروع میں چھوٹی چھوٹی ۔ اور سائنس کے رسالے (ماہنامے) انہیں دیئے جائیں اور اس طرح ان کی دلچسپی کا رُخ سائنس کی طرف موڑا جائے ۔ یہ تو ہم سب کو معلوم ہے کہ بچے اور نوجوان کہانیاں اور افسانے شوق سے پڑھتے ہیں ۔ پندرہ بیس روپے کا ڈائجسٹ خرید لینا تو ان کے لئے کوئی بڑی بات نہیں ۔ کہانیاں اور افسانے پڑھنے سے لطف تو ضرور آتا ہے لیکن لطف نہ پیٹ بھرتا ہے نہ ترقی کرنے میں مدد دیتا ہے ۔ اگر یہ سارا وقت یا اس کا ایک حصہ ۔ سائنس کے رسالے پڑھنے پر صرف کیا جائے ۔ تو یقیناً یہ صرف مفید بھی ہوگا اور دلچسپ بھی ۔

بس ہماری گزارش ہے کہ بچوں کو شروع ہی سے سائنس کی طرف لانے کی کوشش کی جائے اور ایسا کرنے کے لئے اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ سائنس کی چھوٹی چھوٹی کتابیں اور رسالے ان کو مہیا کئے جائیں ۔ کیا ہماری جماعت کے سائنس کے اساتذہ اس طرف توجہ دیں گے ۔ کیا مجلس خدام الاحمدیہ ایسی کتابیں لکھوا کر شائع کرنے کا اہتمام کرے گی ۔

چھوٹے بچوں نے شیرینی کھائی اور کھلائی
جشن پہ جو پابندی تھی وہ عیدیں بن کر آئی
سڑکوں پر تو لگتے لگتے گیٹ اتارے ہم نے
اک بارات جو آنی تھی وہ سو باراتیں لائی

——— ابوالاقبال

گرمیٔ گفتار

تقدیر کا منشاء ہے کہ جل کر بنیں کندن
ہم درد کی بھٹی میں پگھل کیوں نہیں جاتے

ہے سامنے ہر سرکش و بے باک کا انجام
حیرت ہے کہ ہم لوگ سنبھل کیوں نہیں جاتے

جو آگ لگا دیتے ہیں انگارے اُگل کر
خود گرمیٔ گفتار سے جل کیوں نہیں جاتے

کچھ بوجھ تو ہلکا ہو مرے مطلعِ دل سے
اشک آنکھوں میں لہرا کے مچل کیوں نہیں جاتے

کیوں عرش ہلا دیتے نہیں گریۂ شب سے
جب وقت پڑا ہے تو بدل کیوں نہیں جاتے

آزاد طبیعت پہ یہ پابندی گراں ہے
حد بندیٔ ساحل سے اچھل کیوں نہیں جاتے

ہر جہت سے ناکامی کو کرتے نہیں تسلیم
جل جانے پہ بھی رسّی کے بل کیوں نہیں جاتے

پر کاٹ کے کہتے ہو کہ اڑ کیوں نہیں سکتے
اس جبرِ مسلسل سے نکل کیوں نہیں جاتے

——— اطہر باری

اہلِ دل کے دماغ جلتے ہیں
یا حرم میں چراغ جلتے ہیں
اُن سے روشن ہے بزمِ دو عالم
جن کے سینوں کے داغ جلتے ہیں

——— راجہ زبیر احمد ظفر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر مرزا طارق احمد - نوشہرہ کینٹ

گذشتہ ایام میں

انگلستان میں توہینِ رسالت کے دو واقعات

اور

جماعتِ احمدیہ کی کامیاب احتجاجی مساعی

پہلا واقعہ

۱۸ اگست ۱۹۲۵ء کو برطانیہ کے انگریزی اخبار "سٹار" (STAR) میں اس وقت کے مشہور کرکٹر مسٹر جیک ہابس (JACK HOBBS) کی کرکٹ میں نمایاں کامیابی پر ایک انتہائی دلآزار کارٹون شائع ہوا۔ جس میں ہابس کو ایک دیوہیکل صورت میں ظاہر کر کے اس کے قدموں تلے دنیا کی چند مشہور شخصیتوں کے ساتھ حضرت آدمؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کھڑے دکھایا گیا جو جیک ہابس کی طرف مرعوب نظروں سے حیرت زدہ دیکھ رہے ہیں۔ اس کارٹون کے شائع ہوتے ہی انگلستان میں مختلف قومیتوں کے مسلمانوں میں انتہائی غم و غصہ اور دلی اضطراب پیدا ہو گیا جو کہ ایک طبعی امر تھا۔ برطانیہ میں اسوقت واحد اور اولین "بیت الذکر"، "فضل" لنڈن تعمیر ہو چکی تھی اور مولانا عبدالرحیم صاحب درد اس کے امام تھے۔ یہ احمدیہ بیت الذکر برطانیہ کے تمام مسلمانوں کی جملہ سرگرمیوں کا مرکز اور محور تھی۔ کارٹون کے شائع ہوتے ہی مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے فوراً ایک پُرزور احتجاجی مراسلہ وزیر داخلہ کے نام لکھا اور اس کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی ممالک میں اس ناپاک جسارت کے خلاف احتجاجی مہم چلانے کی غرض سے اطلاع بھجوائی وزیر داخلہ برطانیہ کے نام آپ کے احتجاجی مراسلہ کے مندرجات درج ذیل ہیں:-

"بحضور جناب ہوم سیکرٹری صاحب

میں انگلستان کی ایک بہت بڑی جماعت کا امیر ہونے کی حیثیت سے یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ میں ان کی طرف سے اور نیز بہت سے مصری، ہندوستانی اور افریقن مسلمانوں کی طرف سے جو کہ میرے پاس شکایت لے کر پہنچے ہیں ان کے انتہائی غصہ اور شدید صدمہ کا اظہار کروں جو انہیں اخبار "سٹار" مورخہ ۲۵-۸-۱۸ کے ایک کارٹون سے ہوا ہے .....

اس قابلِ شرم اور ہتک آمیز کارٹون نے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو نہایت گہرے طور پر زخمی کیا ہے۔

مسلمانوں کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود نہایت ہی مقدس ہے اور جو محبت اور عزت آپ کی مسلمانوں کے دلوں میں ہے وہ تمام رنگ۔ ذات اور ملک کی تمیز کو پس پشت ڈال دینے والی ہے۔ مسلمانوں کیلئے دنیا میں سب سے زیادہ مقدس وجود ان کے روحانی آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے جس کے لئے ہر مسلمان جوان ہو یا بوڑھا۔ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت اپنی جان اور اپنی ہر عزیز چیز کو قربان کرنے کیلئے تیار ہے۔ مسلمان ہر خفت کو برداشت کر سکتا ہے۔ لیکن اپنے پیارے آقا کے ناموس کے خلاف کوئی کلمہ سننے کے لئے تیار نہیں"

اس سے جناب بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس ہتک آمیز حرکت نے مسلمانوں کے دلوں کو کس قدر صدمہ پہنچایا ہے۔ الفاظ اس کی کیفیت کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ روحانی جلال کا وہ بے نظیر بادشاہ۔ اللہ تعالےٰ کی وہ سب سے بڑی تجلی۔ سب کی آنکھوں کا تارا۔ وہ جو کہ صلح کا شہزادہ اور رحمۃ اللعالمین ہو کر آیا، ایک بالشتیا (بونے) کی صورت میں مسٹر ہابس کی کرکٹ میں کامیابی پر حیرت میں پڑا ہوا دکھایا گیا ہے اور ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے ایک خونبار اور قتل و غارت کے راکشس کی شکل میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کسی فن اور ہنر کی اس سے زیادہ کیا ہتک ہو سکتی ہے۔ کسی اخبار کی اس سے زیادہ اور کوئی شرارت نہیں ہو سکتی کہ وہ کسی قوم کے مذہبی احساسات کے ساتھ تمسخر کرے یقیناً یہ فن اخبار نویسی کی ہتک ہے۔ کیا ایک کرکٹ کے کھلاڑی کی تعریف اس کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی تھی کہ اس انسان کی ناواجب اور بلاوجہ ہتک کی جاتی جو کہ مصلحین دنیا کی صفِ اوّل میں کھڑا ہوتا ہے یقیناً مقابلے کا یہ طریق بہت ہی کمینہ ہے۔

مجھے جناب کی توجہ کو اس امر کی طرف مبذول کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس کارٹون سے ہندوستان اور دیگر ممالکِ اسلامیہ میں غصہ اور نفرت کا طوفان برپا ہو گا۔

اس لئے میں اس شنیع حرکت کے خلاف جس سے ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی گئی ہے نہایت زور سے صدائے احتجاج بلند کرتا ہوں اور جناب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس معاملہ کی طرف اپنی پوری توجہ مبذول فرمادیں اور ملزم کے متعلق قانونی کارروائی فرمائیں، تاکہ دنیا معلوم کرلے کہ انگلستان بجا طور پر اپنے ... روایتی انصاف اور غیر جانبداری پر فخر کرتا ہے"۔

(اے۔ آر۔ درد۔ امام مسجد لنڈن)

مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی اس مؤثر احتجاجی آواز کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا اور نہ صرف یہ کہ مذکورہ اخبار نے باقاعدہ معافی مانگ لی اور آئندہ ایسی کوئی جسارت نہ کرنے کا وعدہ کیا بلکہ خود کرکٹر صاحب موصوف مسٹر جیک ہابس نے بھی تحریری طور پر انتہائی دکھ کا اظہار کیا۔ چنانچہ اپنے خط بنام مولانا درد صاحب میں لکھتے ہیں:-

جنابِ من

"مجھے یہ معلوم کر کے بہت ہی تکلیف ہوئی ہے کہ اخبار سٹار مورخہ ۱۸/۸/۲۵ کے کارٹون نے مسلمانوں کے احساسات کو زخمی کیا ہے۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ جیسے کہ ظاہر ہے کہ اخبار مذکور کے ایسا کرنے سے روکنے پر مجھے کوئی اقتدار حاصل نہیں اور نہ ہی اس کارٹون کی اشاعت کی ذمہ داری مجھ پر پڑتی ہے۔ لیکن تاہم مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ "سٹار" نے اپنی معذرت شائع کر دی ہے اور اس کے کارٹون بنانے والوں کو اگر معلوم ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کارٹون بنانے سے دل آزاری ہوگی تو وہ ایسا کرنے سے ضرور باز رہتے مجھے افسوس ہے کہ میری کرکٹ میں کامیابی کی خوشی بدقسمتی سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو زخمی کرنے کا موجب بن گئی ہے۔ کاش کہ ایسا نہ ہوتا۔ میں ہوں آپ کا مخلص

جے۔ بی۔ ہابس"

اس کامیابی پر تمام دنیا کے مسلمان مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے ممنون ہوئے اور آپ کی اس سعیِ جمیلہ کو بنظرِ تحسین سراہا۔

توہینِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا واقعہ دو سال بعد ۱۹۲۷ء میں پیش آیا جب میسرز ہیچنسن اینڈ کمپنی لنڈن نے ایک غیر برطانوی غیر مسلم مصنف آر۔ ایف۔ ڈبل کی ایک انتہائی دلآزار کتاب "محمدؐ" شائع کی۔ جس کے مندرجات اس نوعیت کے تھے جنہیں پڑھ کر مسلمانوں کا خون کھول اٹھا۔ اور برطانوی مسلمانوں میں غم و غصہ اور اشتعال کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اس وقت بھی برطانوی گورنمنٹ کے سامنے پُرزور صدائے احتجاج بلند کرنے کی خدمت احمدیہ بیت الذکر "فضل" لنڈن کے امام مولانا عبدالرحیم صاحب درد ہی کے حصہ میں آئی۔ جس کی بازگشت تمام عالم اسلام میں سنائی دی گئی۔ آپ نے مختلف ممبران پارلیمنٹ، وزارتِ داخلہ و خارجہ اور سیکرٹری ہوم آفس کے نام احتجاجی مراسلے بھیجتے ہوئے دلآزار کتاب کی ضبطی، مصنف کے خلاف قانونی کارروائی اور مصنف کی طرف سے معافی کا پرزور مطالبہ کیا۔ ان مطالبات کے علاوہ آپ نے اس امر کی طرف بھی حکومت کو توجہ دلائی کہ جس طرح برطانوی قانون میں حضرت عیسیٰؑ، انجیل مقدس اور عیسائیت کے خلاف ہتک آمیز کلمات یا تمسخر کو قابلِ تعزیر جرم قرار دیا گیا ہے اسی طرح اسلام اور دیگر مذاہب کے بانیوں اور بزرگوں کی تحقیر، توہین اور ہتک کو بھی قابلِ سزا جرم قرار دیا جائے تاکہ ان کی ناموس پر کھلے بندوں حملے کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہو۔ اس سے عیسائیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور برطانوی حکومت کے لیے تمام دنیا میں، خصوصاً انگریزی نوآبادیات میں احترام کے جذبات پیدا ہو جائیں گے مولانا درد صاحب کا یہ احتجاج بھی

مؤثر ثابت ہوا اور اگرچہ دچرچ کی طرف سے (بینہ دباؤ کے تحت) برطانوی پارلیمنٹ نے اس قسم کا کوئی قانون رائج کرنے سے معذوری ظاہر کردی، لیکن وزیرِ داخلہ اور دیگر ممبران پارلیمنٹ نے انفرادی طور پر ذاتی دکھ اور نفرت کا اظہار کرتے ہوئے کتاب کی مذمت کی اور مسلمانوں کے جذبات کو محسوس کرتے ہوئے ہمدردی کے خطوط لکھے اور کتاب کی ضبطی کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کا یقین دلایا۔ اس کے نتیجے میں ہندوستان کی انگریز حکومت نے اس کتاب کو ضبط کرکے اس کا داخلہ ہندوستان میں بند کر دیا جہاں کثیر تعداد میں آباد مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونے اور اشتعال پھیلنے کا سب سے زیادہ خدشہ تھا۔

امام صاحب بیت الذکر "فضل" لنڈن کی ان خدمات کا اعتراف روزنامہ "انقلاب" لاہور نے اپنی ۵ نومبر ۱۹۲۷ء اور پھر ۱۹ نومبر کی اشاعت میں طویل نوٹ دے کر شائع کیا۔ جن کے اقتباسات درج ذیل ہیں۔

"..... مولوی عبدالرحیم صاحب درد احمدی ایم اے نے ہوم سیکرٹری حکومت برطانیہ کے نام ایک طویل مکتوب لکھا ہے جس میں اس نفرت انگیز کتاب کے بعض ناپاک اقتباسات پیش کرکے مطالبہ کیا ہے کہ اس کتاب کے مصنف کا اصل نام معلوم کرکے اسے سزا دی جائے اگر قانون اسے سزا دینے سے عاجز ہو تو کم از کم اس کتاب کی اشاعت روک دی جائے اور مصنف اور ناشر کو مجبور کیا جائے کہ وہ علی الاعلان اس توہین کے لئے مسلمانوں سے معافی مانگے جس طرح ۱۹۲۵ء میں اخبار "سٹار" نے ایک توہین آمیز کارٹون کے لئے معذرت شائع کی تھی۔

مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے اپنے اس مکتوب کی ایک ایک نقل پارلیمنٹ کے ممبروں اور اسلامی ممالک کے سفیروں کے نام بھی ارسال کی ہے کہ وہ اس کتاب کے خلاف احتجاج کرکے مسلمانانِ عالم کو شکر گزاری کا موقعہ دیں مولوی صاحب ممدوح نے اس مکتوب میں انگریزی قانون کی ایک خامی کی طرف بھی ہوم سیکرٹری کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ ....

..... ہم مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی گرانقدر خدمت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔"

(روزنامہ انقلاب مورخہ ۵ نومبر ۱۹۲۷ء)

پھر مورخہ ۱۹ نومبر کی اشاعت میں مولانا صاحب موصوف کے مکتوب کے نتیجے میں برطانوی پارلیمنٹ میں کتاب پر بحث پر تبصرہ کرتے ہوئے اسی اخبار نے لکھا:۔

"ہمیں امید ہے کہ مولوی عبدالرحیم صاحب درد اپنی مبارک مساعی کو برابر جاری رکھیں گے۔ ہندوستان کے تمام مسلمان اس کوشش میں ان کے مؤید اور ان کی کامیابی کے لئے دعاگو ہیں۔"

(انقلاب ۱۹ نومبر)

روزنامہ "زمیندار" نے بھی اپنی ۸ اور ۲۲ نومبر ۱۹۲۷ء کی اشاعت میں اس واقعہ کی تفاصیل بیان کیں۔ ۸ نومبر کی اشاعت میں اخبار زمیندار نے لکھا۔

"مولوی درد صاحب نے اس کے متعلق جو کچھ کیا ہے اس کے لئے وہ تمام مسلمانانِ ہند بلکہ مسلمانانِ عالم کے شکریہ کے مستحق ہیں۔"

حافظ محمد صدیق صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے قرآن پاک کیسے حفظ کیا

آٹھویں جماعت میں فیل ہونے پر پڑھائی سے دل اچاٹ ہوگیا اور قرآن پاک حفظ کرنے کے لئے دل میں شدید محبت پیدا ہوگئی یا یوں کہئے کہ وہ چنگاری شعلہ بن کر بھڑکنے لگی جو والدہ صاحبہ (اللہ انہیں غریق رحمت کرے) کے ہاتھوں بچپن میں میرے دل میں سلگائی گئی تھی۔ والدہ صاحبہ بچپن سے ہی میرے سامنے اس خواہش کا اظہار فرمایا کرتی تھیں کہ میں بہت ہی خوش ہوں گی اگر تم قرآن پاک حفظ کر لو۔ یسرنا القرآن میں نے مکرم خدا بخش صاحب زیروی سے پڑھا اور بہت خوب پڑھا۔ یسرنا القرآن پڑھنے کے بعد میں اس قابل ہوگیا کہ خود ہی قرآن پڑھ لوں۔ قرآن پاک ناظرہ میں نے کسی استاد سے نہیں سیکھا۔ ہاں تصحیح کے لئے اپنے اسکول کے استاد مکرم ماسٹر خان محمد صاحب کو سنایا کرتا تھا۔ پرائمری جماعت سے ہی مجھے عمدہ تلاوت کرنے کی عادت پڑ گئی تھی۔ اسمبلی کے وقت اساتذہ مجھے تلاوت کے لئے خاص طور پر بلایا کرتے تھے۔

خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کا شوق مجھے اس وقت پیدا ہوا جبکہ مجھے مکرم حافظ محمد رمضان صاحب کی اقتداء میں نماز کا موقعہ ملا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب پہلی مرتبہ میں نے حافظ صاحب (اللہ انہیں غریق رحمت کرے) کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو میرے دل پر گہرا اثر ہوا اور حفظ قرآن پاک کے لئے شوق تیزی سے بیدار ہونے لگا۔ والد صاحب محترم نے نماز کا پابند اور عادی تو پہلے سے ہی کر دیا ہوا تھا اب فرق پڑا کہ نمازوں کے لئے شوق پیدا ہوگیا۔

حافظ صاحب کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے مجھے بہت سی طویل سورتیں زبانی یاد ہوگئیں اور میں نے گھر میں ہی قرآن مجید میں سے چھوٹے چھوٹے رکوع تلاش کرکے زبانی حفظ کرنے شروع کر دیئے۔ اساتذہ اور طلباء نے مجھے حافظ سمجھنا شروع کر دیا جبکہ ابھی میں نے قرآن حفظ نہیں کیا تھا۔

۱۹۶۴ء کے وسط میں والد صاحب محترم مجھے حفظ کلاس میں داخل کرانے کے لئے محترم حافظ شفیق احمد صاحب کے پاس البیت المبارک میں لے گئے محترم حافظ صاحب سے میرا تعارف کروایا حافظ صاحب نے مجھ سے تعلیم کے بارے میں سوالات کئے اس سلسلہ میں مجھے ندامت بھی اٹھانی پڑی کیونکہ میں آٹھویں جماعت میں فیل تھا حافظ صاحب فرمانے لگے کہ تم آٹھویں میں فیل ہوگئے اور اب حفظ کرنے کے لئے یہاں آگئے ہو تم کیسے حفظ کرو گے؟ تمہیں معلوم ہے کہ حفظ کرنا تو لوہے کے چنے چبانے والی بات ہے۔ میں نے احساس ندامت اور عزم اور حوصلہ کے ملے جلے جذبات کے ساتھ بڑی سادگی سے عرض کی میں یہ چنے چباؤں گا۔ کیونکہ میرے دل میں قرآن پاک کی شدید محبت پیدا ہوگئی تھی اور ایک جنون کی کیفیت مجھے حفظ کرنے کیلئے بیقرار کئے رکھتی تھی یہی وجہ تھی کہ میں ہر قسم کی لعن طعن برداشت کئے جا رہا تھا۔

پہلا پارہ تو میں نے دو روز میں حفظ کر لیا اس کے بعد میرا معمول یہ تھا کہ میں حافظ صاحب کو تین رکوع یا دو رکوع روزانہ سنایا کرتا تھا کلاس میں تمام طلباء میرے حفظ کی اس رفتار سے بڑے متعجب ہوئے بعض نے کہا کہ ابھی ابتداء ہے آگے چل کر دیکھیں گے کہ یہ کیسے حفظ کرتا ہے۔ بس اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے میری رفتار دو اور تین رکوع والی آخر تک برقرار رہی اور میں اپنے شفیق اور مہربان استاد کی نگرانی اور رہنمائی میں حفظ قرآن پاک میں بہت جلد کامیاب ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ محترم حافظ محمد رمضان صاحب اور محترم حافظ شفیق احمد صاحب کے درجات بلند فرمائے جن کی رہنمائی اور شفقت نے اس کٹھن منزل کو میرے لئے آسان کر دیا۔

ابھی میں حفظ ہی کر رہا تھا کہ ان دنوں مکرم محترم قاری محمد عاشق صاحب کے متعلق معلوم ہوا کہ آپ وقف جدید کے دفتر میں تجوید کی کلاس لیتے ہیں اور داخلہ عام ہے چنانچہ میرے مہربان استاد صاحب جناب حافظ شفیق احمد صاحب نے مجھے تحریک فرمائی کہ مجھے روزانہ تجوید سیکھنے کے لئے اس کلاس میں جانا چاہیئے چنانچہ میں نے ان کے ارشاد کو سر آنکھوں پر رکھا اور تجوید القرآن کلاس میں باقاعدگی سے جانا شروع کر دیا۔ محترم قاری محمد عاشق صاحب نے بھی فن تجوید میں میری احسن رنگ میں رہنمائی فرمائی میں آپ کا بہت ممنون اور زیر احسان ہوں کہ آپ نے بڑے شوق اور توجہ کے ساتھ مجھے تجوید کی مشق کرائی اللہ تعالیٰ آپکو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد سکول کی تعلیم کے لئے دل میں شوق پیدا ہوا دل چاہتا تھا کہ فوراً اسکول کی تعلیم سے فارغ ہو کر جامعہ احمدیہ میں پہنچ جاؤں چنانچہ پندرہ بیس روز میں تیاری کر کے پہلے آٹھویں کلاس کا امتحان پاس کیا اور پھر دو سالوں میں باقاعدہ اسکول میں داخل ہو کر میٹرک کی تعلیم حاصل کی۔

میں انگلش پڑھنے کے لئے محترم سید سردار حسین شاہ صاحب کے پاس جایا کرتا تھا آپ کو جب معلوم ہوا کہ میں نے میٹرک کے بعد جامعہ میں جانا ہے تو مجھے فرمانے لگے کہ دیکھو اگر تم جامعہ میں جانا چاہتے ہو تو میٹرک میں فرسٹ ڈویژن لینے کی کوشش کرو اگر تم فرسٹ ڈویژن لے کر جامعہ میں جاؤ گے تو محترم میر صاحب (مکرم سید میر داؤد احمد صاحب اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے) بہت خوش ہوں گے۔ میں نے شاہ صاحب سے عرض کی کہ آپ دعا کریں میں کوشش کروں گا۔ میں نے بھی دعا شروع کر دی کہ یا اللہ تو مجھے اعلیٰ نمبروں میں کامیاب کر کیونکہ مجھے محترم شاہ صاحب کی نصیحت بہت پسند آئی تھی۔ کلاس میں قابلیت کے اعتبار سے میں متوسط درجے کا طالب علم سمجھا جاتا تھا لیکن جب میٹرک کا نتیجہ نکلا تو میرا سر بھی خدا تعالیٰ کے حضور شکر اور حمد کے ساتھ جھک گیا کہ اس نے مجھے صرف فرسٹ ڈویژن ہی نہیں عطا کی تھی بلکہ میں اپنے آرٹس گروپ میں بھی فرسٹ تھا اس کے بعد میں نے جامعہ میں داخلہ لیا اور خدا تعالیٰ کے فضل اور قرآن پاک حفظ کرنے کی برکتوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اس میدان میں بھی کامیاب کر دیا اور جس عظیم الشان مہم میں بطور ایک ادنیٰ سپاہی کے داخل ہونے کے لئے یہ تمام تیاری کی تھی خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے اس مہم میں داخل ہونے کی توفیق مل گئی۔

خالص محبتِ الٰہی اور خالص
عشقِ الٰہی اخفا کو چاہتا ہے
چشمۂ معرفت

نون سین

حالاتِ حاضرہ

حالات حاضرہ میں حالات پر جو تجزیہ پیش کیا جاتا ہے اس کا منبع اخباری خبریں ہوتی ہیں اور اگرچہ ہم لوگ جو اخبار بینی کے عادی ہیں ہر شائع شدہ چیز کو حقیقت پر مبنی سمجھتے ہیں لیکن حقیقت اس کے برعکس بھی ہو سکتی ہے ضروری نہیں کہ ہر چیز حقیقت پر مبنی ہو۔ خبر کا بنانا اور اس کو کسی خاص زاویہ نگاہ کیلئے پیش کرنا اور اس سے جو تاثر دینا مقصود ہو یہ سب باتیں ہماری نظر سے اوجھل ہوتی ہیں لیکن خبر دینے والا شخص یا ادارہ ان تمام باتوں کو ملحوظ رکھتا ہے۔ بہرحال اس کے علاوہ چارۂ کار بھی کیا ہے۔

● اپریل کا مہینہ اس خطرناک خبر سے شروع ہوا کہ روسی طیارہ اغوا کر کے پاکستان لانے کی کوشش کی گئی۔ بعض اوقات ایسے واقعات بین الملکتی تعلقات پر نہایت برا اثر ڈالتے ہیں دوسری خبر جو اپریل کے پہلے ہی دن ملی وہ یہ تھی کہ سابق چیف جسٹس مولوی مشتاق کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ اس خبر میں قارئین کی دلچسپی بڑھانے کے لئے اس بات کا بھی ذکر کیا گیا کہ جنازے پر شہد کی مکھیوں نے حملہ کر دیا اور لوگ مکھیوں سے بچنے کے لئے وہاں سے بھاگ گئے حتیٰ کہ کافی دیر تک جنازہ تنہا پڑا رہا۔

● اس مہینے کے آغاز ہی میں یہ خبر بھی ملی کہ بھارت ۱۵۰۰ میل تک ایک ٹن بم لے جانے والا میزائل بنائے گا۔

● اندرونِ ملک یہ خبر سامنے آئی کہ محترمہ بینظیر بھٹو اور نواز شریف صاحب کی ایک اور ملاقات ہو گی۔ ایسی خبریں عام طور پر امن پسندوں کے لئے تسکین کا باعث ہوتی ہیں

● شائد حالات کو درست کرنے کے لئے ہی صدر غلام اسحاق خان صاحب نے لوگوں سے ملاقاتیں شروع کر دیں۔

● اندرون ملک کی اس خبر سے کچھ تشویش پیدا ہوئی ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے بتایا کہ آئندہ بجٹ تھوڑا سخت ہو گا۔ لوگ پہلے ہی مہنگائی کے نیچے پسے جا رہے ہیں۔ اور اگر بجٹ سخت ہوا تو شائد مہنگائی اور بھی بڑھنی شروع ہو جائے

● حیدر آباد اور کراچی فسادات کی زد میں رہتے ہیں۔ اپریل کے پہلے ہفتے میں حیدر آباد میں ہنگامے پھوٹ پڑے اور آناً فاناً دس افراد کو قتل کر دیا گیا۔ کرفیو لگا دیا گیا اور فوج بلا لی گئی۔ یہ حالات ملک کے کسی بھی حصے میں ہوں سارے ملک کی پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔

● کابل سے پاکستانی علاقے تورخم پر ایک اور سکڈ میزائل پھینکا گیا۔

● اس مہینے میں کئی بار کابل حکومت نے پاکستان پر الزام لگایا کہ افغانستان میں پاکستانی فوجی لڑ رہے ہیں۔ پاکستانی حکومت نے اس بات کا انکار کیا ہے سیکورٹی کونسل میں بھی یہ بحث ہو چکی ہے لیکن وہاں کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر اجلاس ختم ہو جاتے رہے۔ کابل نے ایک دو دفعہ یہ دھمکی بھی دی کہ اگر پاکستان نے مداخلت جاری رکھی تو وہ پاکستان پر حملہ کرنے سے گریز نہیں کریگا

● کہا جاتا ہے کہ حکومتِ پنجاب نے عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کرنے کی مخالفت کر دی ہے اگرچہ یہ بات درست تو معلوم نہیں ہوتی کیونکہ یہ تو ہر پاکستانی کا ہمیشہ سے مطالبہ رہا ہے کہ عدلیہ اور انتظامیہ الگ الگ ہونے چاہئیں لیکن جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ ان خبروں میں چونکہ سیاست کا عمل دخل بھی ہوتا ہے اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ یہ خبر درست ہے یا غلط۔

● ہماری جماعت کے لئے اس مہینے کی سب سے اہم اور اندوہناک خبر یہ تھی کہ چک ۵۶۳ اور ننکانہ صاحب میں احمدیوں کی جائیدادیں لوٹی گئیں۔ توڑ پھوڑ دی گئیں۔ اور آتش زنی سے کام لیا گیا۔ ننکانہ صاحب میں تو متعدد گھر پوری طرح تباہ کر دیئے گئے۔ لیکن ایک خوش کن بات بھی سامنے آئی اور وہ یہ کہ ننکانہ صاحب کی بار ایسوسی ایشن نے اس سارے واقعہ کے خلاف مذمت کا ریزولیوشن پاس کیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر شریف لوگ بھی اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگیں تو شریروں کی حوصلہ شکنی ہو سکتی ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ شرافت عام طور پر گونگی ہوتی ہے۔ ننکانہ صاحب میں شرافت نے خدا کے فضل سے حوصلہ اور ہمت سے کام لے کر ریزولیوشن پاس کیا ہم انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔

● آٹھویں ترمیم کی تنسیخ۔ نفاذِ شریعت قادیانیوں یعنی احمدیوں کی سرگرمیوں کی روک تھام اور صوبائی خود مختاری پر بینظیر فضل الرحمٰن سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ یہ تھی ایک خبر۔ اس میں سیاسی طور پر جس جوڑ توڑ سے کام لیا گیا ہے۔ اس کے کیا نتائج ہونگے یہ آنے والا وقت ہی بتا سکے گا۔

● خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ صدر غلام اسحاق خان کو ملکی حالات سدھارنے کی توفیق عطا فرمائے ان کا ایک بیان اس بات کا غماز ہے کہ وہ مرکز اور صوبوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہے کہ دونوں غلطیاں کر رہے اور دونوں کو ہی سمجھ بوجھ سے کام لینا چاہیے۔ ٹھیک ہے کوئی تو ایسا ہو جو دونوں کو سمجھا سکے اور مرکز اور صوبے کے حالات کو درست کر کے ملک کے مزید استحکام کا باعث ہو۔

● عالمی عدالت انصاف میں ایک جج کی وفات سے ایک سیٹ خالی ہوئی ہے۔ اس سیٹ کے لئے پاکستان کی یہ خواہش تھی کہ پاکستان کے امیدوار کے حق میں بھارت کا امیدوار اپنا نام واپس لے لے۔ لیکن بھارت نے عالمی عدالت کے لئے پاکستانی امیدوار کی حمایت سے انکار کر دیا اور بالآخر بھارتی امیدوار کامیاب ہو گیا۔

● صوبہ پنجاب نے بار بار اس بات کی شکایت کی ہے کہ ٹی وی پر انہیں بہت کم وقت دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان کے سرکاری ترجمان نے اس بات کا اعلان کیا کہ پنجاب حکومت نے ٹی وی کا بائیکاٹ کر دیا ہے

● وفاقی حکومت کے پیپلز پروگرام کے ماتحت محترمہ بینظیر بھٹو نے مختلف صوبوں میں مختلف پراجیکٹ کا آغاز کیا ہے۔ لیکن یہ بات نہایت شدت کے ساتھ سامنے آئی ہے کہ بلوچستان اور پنجاب نے اس پروگرام کی سخت مخالفت کی ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ ایسے پروگرام ہیں جو صوبائی حکومت کو سرانجام دینے چاہئیں اور وفاقی حکومت ان پر گراموں پر عمل کرتے ہوئے صوبائی خود مختاری پر زد لگا رہی ہے۔

● نواب شاہ میں دو متحارب گروپوں کے درمیان فائرنگ سے شہر میں کشیدگی بڑھ گئی چنانچہ وہاں کرفیو لگانا پڑا۔ اس واقعے سے کسی قدر الگ ایک واقعہ میں احمدیہ جماعت کے مربی اور ایک بزرگ کو زدوکوب کیا گیا اور بیت الفضل کو نقصان پہنچایا گیا۔ وہاں بھی ایک اخبار نے اس خبر کو تفصیل کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس سے یہ بات صاف عیاں ہے کہ لکھے پڑھے لوگ جو اپنی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں وہ ایسے واقعات کی مذمت کرنے میں پیش پیش ہیں

● ایک خبر یہ تھی کہ پنجاب گورنمنٹ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹی۔ وی کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ اور دوسری خبر یہ سامنے آئی کہ نواز شریف صاحب نے کہا ہے۔ کہ پنجاب میں ٹی۔ وی۔ سٹیشن قائم کرنے سے ہمیں کوئی نہیں روک سکتا۔

● نواز شریف صاحب نے سرگودھا میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خاتون کو اقتدار یہودی لابی کے باعث ملا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات سب سے آسان ہے کہ مخالفت کے لئے یہودی عنصر کو بیچ میں لایا جائے۔ ہم نے پہلے یہ کہا ہے کہ خبروں کے متعلق کبھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کون سی خبر سچی ہے اور کون سی غلط اور کون سی خبر کس زاویہ نگاہ کو پیش کرنے کے لئے شائع کروائی گئی ہے۔

● جاپان کے وزیر اعظم تاکی شیتانے اس بات کا اعتراف کر لیا ہے کہ انہوں نے رشوت قبول کی تھی۔ اور اب وہ مستعفی ہونے کے لئے تیار ہیں۔ وہ اس بات کے انتظار میں ہیں کہ بجٹ سیشن میں بجٹ منظور ہو جائے۔ اور پھر اس کے بعد وہ مستعفی ہو جائیں گے اور ان کے ساتھ ان کی ساری کابینہ بھی مستعفی ہو جائے گی۔ تین وزراء کو پہلے ہی فارغ کر دیا گیا ہے اور تیرہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

● مرکز اور صوبوں کی کشیدگی کے سلسلے میں سب سے بہتر بیان صوبہ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اکبر خان بگٹی نے دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مرکز اور صوبے دونوں کا ادب کا خیال رکھیں۔ کشیدگی اپنی جگہ پر لیکن مرکز بہر حال مرکز ہے۔ اور صوبہ بہر حال صوبہ ہے ان دونوں کے آپس کے تعلقات درست رہنے چاہئیں۔ دونوں کو ایک دوسرے کا ادب کرنا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ صوبوں کو اپنے حقوق لینے کا پورا اختیار ہے۔ لیکن ان کے حصول کا طریق کار ملحوظ رکھنا چاہیے۔ مرکز اگر حقوق نہیں دے سکتا تو اسے اپنی مجبوریاں بتا دینی چاہئیں۔ محاذ آرائی مناسب نہیں۔ مزید انہوں نے کہا کہ اخبار نویس دو دھڑوں میں بٹے ہوئے ہیں نواز شریف کے حامی میرے بیانات کا رخ ان کی طرف اور پیپلز پارٹی کے ہمدرد میرے لفظوں کا مفہوم اس کے حق میں موڑ دیتے ہیں۔ یہ باتیں انہوں نے جنگ سے ایک انٹرویو کے دوران کہیں

● جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں سندھ کے حالات بہت تشویشناک ہیں۔ حیدر آباد اور کراچی تو خاص طور پر فسادات کی زد میں رہتے ہیں۔ اب وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ سندھ کے مسائل پر گول میز کانفرنس بلائی جائے گی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ موجودہ حکومت کو سندھ کے حالات ورثہ میں ملے ہیں۔

● اپریل میں ٹی۔ وی۔ پر سمگلنگ کے متعلق ایک فلم دکھائی گئی۔ جس میں کہا گیا کہ ہیروئن کے سمگلروں کو کوئی نہیں پکڑ سکتا ان کے پاس بہت پیسہ ہے۔ پشاور سے کراچی تک کے چیکنگ کے سٹاف کو خرید سکتے ہیں۔ ہیروئن کے دھندے میں ملوث جاپانی سکاؤٹ سمگلر نے یہ انکشاف کیا ہے۔ ۱۹۸۲ء میں سکاؤٹ جمبوری میں شرکت کے لئے آیا تو صدر ضیاء سے ملاقات ہوئی "ہیروین کے سمگلروں نے میرے سکاؤٹ ہونے کا فائدہ اٹھایا۔ سکاؤٹوں کی تلاشی نہیں لی جاتی۔ ایک سال کے دوران ایک کروڑ پاؤنڈ مالیت کی ہیروئن پاکستان سے انگلستان سمگل ہوئی۔ ہیروئن کا سب سے بڑا گودام پشاور اور سمگلنگ کا ہیڈ کوارٹر لاہور میں ہے۔ اقبال بیگ سرغنہ اور سہیل احمد اور طارق بٹ ماتحت ہیں۔" ہمیں اپنے سٹاف پر کوئی بھروسہ نہیں۔ ۲۵ فیصد سٹاف سمگلروں سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ یہ ایک پاکستانی افسر نے بیان دیا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

● مکرم محمد نواز صاحب سیال قائد مجلس واہ کینٹ کے چھوٹے بھائی امان اللہ خاں صاحب سیال (ولد مہر خان محمد صاحب سیال چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ) کے نکاح کا اعلان مکرم محمد اقبال صاحب مربی سلسلہ نے مکرمہ صفیہ سلطان صاحبہ دختر مہر محمد حیات صاحب بھروانہ کے ہمراہ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۲۶/۳/۸۹ چنڈ بھروانہ میں کیا۔ دلہن مکرم محمد اسلم صاحب بھروانہ سابق قائد ضلع راولپنڈی حال لاہور کی بھانجی ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

انس احمد خاں ابن ہادی احمد خاں صاحب
واہ کینٹ

● میری بیٹی عزیزہ روبینہ طلعت بی۔ اے بی ایڈ کا نکاح عزیزم خالد رشید ایم۔ ایس۔ سی (سابق ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ واہ کینٹ) ابن مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم شیخ محمد نعیم شاہد صاحب مربی سلسلہ نے پہلی صدی کے اختتام اور دوسری صدی کے آغاز کے موقعہ پر مورخہ ۲۴/۳/۸۹ بروز جمعۃ المبارک بیت المحمود میں پڑھا۔ بعد ازاں عزیزہ کا رخصتانہ ۳/۴/۸۹ کو ہوا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے اور جماعت کے واسطے بابرکت کرے۔ اور اپنا فضل کرے۔ عزیزہ حضرت مولوی محمد دین صاحب (تہال کھاریاں) درویش قادیان رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کی نواسی اور حلیم لطیف صدر لجنہ اماء اللہ واہ کینٹ کی بیٹی ہے۔ (ملک محمد صدیق واہ کینٹ)

گمشدہ طلائی کڑا

مورخہ ۷/۵/۸۹ کو دارالنصر وسطی سے فیکٹری ایریا آتے ہوئے ایک طلائی کڑا کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو درج ذیل پتہ پر پہنچا کر مشکور کریں۔

نیک محمد
یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ ربوہ

سانحہ ارتحال

جماعت احمدیہ وہاڑی کے ایک محترم اور بزرگ دوست حکیم خلیل احمد صاحب جو وہاڑی کے ایک ممتاز کیمسٹ و ڈرگسٹ تھے۔ پچھلے دنوں ماہ رمضان کے اوائل میں ایک مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔

محترم حکیم صاحب نہایت دیندار، مخلص، اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں سب سے آگے آگے ہوتے باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے کافی دور سے ہمیشہ وقت پر پہنچنا آپ کا خاصہ تھا۔ ابھی پچھلے دنوں پندرہ یوم کے لئے وقف عارضی پر گئے تھے اور واپسی پر اس سعادت پانے پر بڑے خوش تھے۔ بزرگان دین اور جماعت کے افراد سے گزارش ہے کہ محترم خلیل احمد صاحب کی بلندی درجات اور آپ کے لواحقین کے لئے صبر جمیل عطا کئے جانے کی دعا کریں۔

حفیظ احمد خان ایڈووکیٹ۔ وہاڑی شہر

خاکسار کے بہنوئی مکرم چوہدری سلطان علی صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ چار سال ڈھائی ماہ بے ہوش رہنے کے بعد مورخہ ۲۷، اپریل ۸۹ء صبح ساڑھے سات بجے اپنے بیٹے مکرم میجر اعجاز احمد صاحب کے ہاں ۱۷۔ ای ماڈل ٹاؤن لاہور میں وفات پا گئے۔ وہ موصی تھے۔ ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ مغرب کی نماز کے بعد مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور رات ۸½ بجے کے قریب بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۷۵ سال تھی۔

مکرم چوہدری صاحب نے اپنی زندگی میں ہی اپنی وصیت کا حساب کر کے حصہ جائداد ادا کر دیا ہوا تھا۔ آپ مرکز کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپکو ۱۴، فروری ۸۵ء رات کو سوتے میں فالج کا حملہ ہوا۔ اس کے بعد وفات تک وہ بے ہوش رہے۔ ہر ممکن علاج کیا گیا۔ لیکن کارگر نہ ہوا۔ اس چار سال کے عرصہ میں انکے بیٹے میجر اعجاز احمد صاحب نے انکی بے مثال خدمت کی۔ انکی خاطر اس نے آٹھ سے بارہ ہزار روپیہ ماہوار کی لاہور سے باہر کی ملازمت قربان کی۔ اور کئی کئی ماہ بے کار رہے اور خود بھی دل کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے۔ لیکن اپنے والد کی خدمت میں ذرا کوتاہی نہیں ہونے دی۔

چوہدری صاحب نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ، چار بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ صرف میجر اعجاز احمد صاحب جو ان کے سب سے بڑے بیٹے ہیں اور ان کی بیوہ پاکستان میں ہیں باقی بیٹے اور بیٹی امریکہ میں ہیں جہاں وہ مستقل طور پر رہائش رکھتے ہیں۔

احباب سے محترم چوہدری صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد عبداللہ مہار
لاہور چھاؤنی

خدا..... غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔
(حقیقۃ الوحی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۶۹۵۸ :- میں نسرین اختر اہلیہ محمد ذکریا خان مربی سلسلہ قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۶۰۱ تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸-۹-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۱۹۶ گرام مالیتی ۵۳۳۱۲/- (۲) حق مہر ۱۰،۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ نسرین اختر کوارٹر نمبر ۶۰۱ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد افضل قریشی وصیت نمبر ۴۱۲۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد صادق وصیت نمبر ۱۰۸۲۹۔

مسل نمبر ۲۶۹۵۹ :- میں بشارت تسنیم بنت چوہدری احمد الدین صاحب قوم گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۴/۲۱ دارالنصر غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ بشارت تسنیم گھمن ۲۴/۲۱ دارالنصر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ طالب علی وصیت نمبر ۱۲۰۳۹۔ گواہ شد نمبر ۲ غلام قادر وصیت نمبر ۱۹۷۷۷۔

مسل نمبر ۲۶۹۶۰ :- میں عبدالمجید ولد خیر الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر تقریباً ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۴ دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان ۸/۴ برقبہ ۵ مرلہ مالیتی ۶۰،۰۰۰/- روپے واقع دارالعلوم غربی ربوہ (۲) زمین سکنی واقع چھنی کچھی ربوہ برقبہ ۶ کنال مالیتی ۹۰،۰۰۰/- روپے (۳) نقد کیش ۳۵،۰۰۰/- کل جائیداد ۱،۸۵،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت ٹھیکہ زمیندارہ سے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالمجید ۸/۴ دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد سلیم وصیت نمبر ۱۱۰۵۳ گواہ شد نمبر ۲۔ عطاء الرحمٰن محمود نائب ناظر مال آمد ربوہ۔

مسل نمبر ۲۶۹۶۱ :- میں عبدالمجید ولد محمد حسین قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۱۲-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی زمین برقبہ ایک ایکڑ مالیتی ۲۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ پندرہ صد روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالمجید آف ترگڑی تحصیل وضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مبارک احمد ظفر صدر جماعت احمدیہ ترگڑی۔ گواہ شد نمبر ۲ شبیر احمد ثاقب مربی سلسلہ۔

مسل نمبر ۲۶۹۶۲ :- میں جلیل احمد شاہد ولد علی احمد صاحب قوم راجپوت جانب پیشہ پنشنر عمر ۶۹ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ ۲۶/۲۹ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع دارالعلوم شرقی ربوہ مالیتی ۷۵،۰۰۰/- روپے (۲) پلاٹ ۴/۲۰ برقبہ ۱۲۰ مربع گز (سکیم چار قطعہ ۲۰/۲) نزد چک لالہ راولپنڈی مالیتی ۶۰،۰۰۰/- روپے (۳) کتب اور ذاتی استعمال کی اشیاء مالیتی اندازاً ۱۵،۰۰۰/- روپے کل جائیداد مالیتی دو لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۷۲/- روپے ماہوار بصورت پنشن ریلوے مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ جلیل احمد شاہد ST39 77/6 سیکٹر F-6-1 اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد منور ملک سٹیٹ بنک کالونی اسلام آباد گواہ شد نمبر ۲۔ میجر محمود احمد 132-F/6 سٹریٹ 52 اسلام آباد۔

مسل نمبر ۲۶۹۶۳ :- میں امتہ الکریم شازیہ زوجہ محمد سلیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اندرون بھاٹی گیٹ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24/1/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۳،۰۰۰/- روپے (۲) طلائی زیورات ۶ تولہ ۱۰ ماشہ ۳ رتی مالیتی ۲۱،۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ امتہ الکریم شازیہ مکان 141/8 بازار نج محمد لطیف اندرون بھاٹی گیٹ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد صدیق شاکر صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد سلیم خاوند موصیہ۔

ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ کی تاریخ تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اس میں ایک باب شاہدین کے مقالہ جات کا ہے۔ تقریباً دو سال مقالہ نویسوں کو اپنے مقالوں پر نام کی بجائے رول نمبر لکھنا ہوتا تھا۔ ایسے تمام شاہدین سے جنہوں نے اپنے مقالوں پر نام کی بجائے رول نمبر لکھا تھا۔ درخواست ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں بلا تاخیر پرنسپل جامعہ احمدیہ یا خاکسار کو اپنے اور اپنے مقالوں کے ناموں سے مطلع فرمائیں۔

محمد اسحٰق صوفی "بیت الفضل" دارالعلوم غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار جنگ لاہور مؤرخہ ۱۶ اپریل ۱۹۸۹ء کا اداریہ

"آزاد کشمیر ہائیکورٹ کا فیصلہ"

آزاد کشمیر ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سردار محمد اشرف خان نے آزاد کشمیر کے سابق صدر سردار محمد ابراہیم کو صدارت سے الگ کرنے کے جنرل ضیاء الحق کے حکم کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے۔

— صدر ضیاء الحق نے ۵ جولائی ۱۹۷۷ کو مارشل لاء کے نفاذ کے بعد جو اقدامات کئے تھے اُن میں سے متعدد کو ملک کی اعلیٰ عدالتوں نے غیر قانونی قرار دے دیا ہے۔ ان میں جونیجو حکومت کی برطرفی اور شناختی کارڈوں کو ووٹ دینے کے لئے لازمی قرار دینے کی شرط بھی شامل ہے۔ اس کے متعدد اقدامات کا عدالتوں میں جو حشر ہوا ہے اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے جو خود کو ضیاء الحق کی باقیات قرار دینے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفینِ زندگی طلباء کا انٹرویو (اللہ نے چاہا تو) میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان جلد کر دیا جائیگا۔

امیدواران کے وقت اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ابھی سے درخواستیں آجائیں تاکہ انٹرویو سے پہلے امیدواران کے کوائف مکمل کر لئے جائیں اس لئے جماعت کے ایسے ذہین، ہونہار دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان، جو اس سال میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے کے امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہوں وہ امتحان یا نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی سے مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے درخواستیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ کشتی نوح

خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اور ہوتا ہے وہ میری روحانی والدہ ہے جس سے میں پیدا ہوا
——— نزول المسیح

سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔
——— کشتی نوح

بیماری نہیں چھوڑتی؟

۱۔ ٹیسٹوں اور ایکسرے وغیرہ سے تشخیص نہ ہو سکے
۲۔ دوائیں چند دن کے بعد بے اثر ہو جائیں
۳۔ طبیعت دواؤں کو برداشت نہ کر سکے
۴۔ مریض خطرناک اپریشن سے ڈرتا ہو یا
۵۔ ایک سے زیادہ متضاد بیماریاں اکٹھی ہوں تو .....؟

ان مسائل کا حل کیوریٹو لٹریچر میں ملے گا۔ ۳/- روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر یا کیوریٹو سٹاکسٹوں سے طلب کریں۔ ڈاکٹرز کیلئے فری

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (شعبہ اشاعت) گولبازار۔ ربوہ

فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

سرزمین قادیان کا اوّلین

مشہور دواخانہ

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

خبریں

★ غیر ملکی مالیاتی اداروں نے پاکستان کو قرضوں کی ادائیگی کے لئے شرائط نرم کر دی ہیں جس کی وجہ سے وفاقی بجٹ پر خوشگوار اثر پڑے گا۔ اسکے نتیجے میں حکومت نے آئندہ مالی سال میں ٹیکس لگانے کی بعض تجاویز بھی واپس لے لی ہیں۔

★ پیپلز پروگرام کے لئے آئندہ مالی سال کے وفاقی بجٹ میں مزید ۲ ارب روپے مختص کر دیئے گئے ہیں۔ اس طرح اب تک پیپلز پروگرام کے لئے مختص کی جانے والی رقم چار ارب روپے تک پہنچ گئی ہے۔ پیپلز پارٹی کی حکومت ہر قسم کی مخالفت کے باوجود اپنا پروگرام ہر قیمت پر جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے

★ وفاقی منشیات ڈویژن نے سمگلنگ کی روک تھام کے لئے جو ایکشن پلان بنایا ہے۔ اُسکو حتمی شکل دیدی گئی ہے اور کابینہ سے منظوری حاصل کرنے کے بعد جون میں سمگلروں کے خلاف باقاعدہ کارروائی شروع کی جائیگی۔

★ یہ بات قابل ذکر ہے کہ قبل ازیں انٹرپول کے ذریعے پاکستان بھیجی جانے والی فہرستوں کا سمگلروں کو پہلے سے پتہ چل جاتا اور وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو جاتے۔

منشیات ڈویژن نے برطانیہ، فرانس، امریکہ بھارت اور عرب ممالک سے ہیروئن کے سمگلروں کی فہرستیں منگوالیں ہیں جن میں ۱۱۸ سمگلروں کے کوائف درج ہیں۔

★ پنجاب حکومت صوبے میں ٹرانسپورٹ کے محکمے کو فعال اور بدعنوانیوں سے پاک بنانے کے لئے جن تجاویز پر غور کر رہی ہے۔ ان میں یہ تجویز بھی شامل ہے کہ ٹریفک پولیس کے بارے میں ٹرانسپورٹروں کی بڑھتی ہوئی شکایات کے پیشِ نظر ٹریفک پولیس کو مکمل طور پر وزارت ٹرانسپورٹ کے کنٹرول میں دے دیا جائے۔

★ نیویارک سے شائع ہونے والے بھارتی کمیونٹی کے ایک اخبار "نیوز انڈیا" نے الزام لگایا ہے کہ بھارت کی سابق وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے قتل کی سازش میں پاکستان کے سابق صدر ضیاء الحق کا ہاتھ تھا اور انہیں پہلے سے اس منصوبے کا علم تھا۔

★۔ امریکی دفتر خارجہ نے پانامہ میں اپوزیشن کے صدارتی امیدوار گلبرٹو اینڈرا کو ملک کا نیا صدر قرار دیدیا ہے انہوں نے عوام کی اکثریت کا ووٹ حاصل کیا ہے۔ دوسری طرف صدر بش نے پانامہ سے امریکی سفیر کو واپس بلا لیا ہے اور سفارت خانے کے عملے میں تخفیف کر دی ہے۔

★۔ گرمی کی آمد کے ساتھ ساتھ مختلف بیماریوں از قسم اسہال، پیچش، فلو، یرقان، سرسام اور گلے کی بیماریوں میں اضافہ ہوا ہے

اسی طرح نکسیر اور آنکھ کی بیماریاں بھی گرمیوں میں بڑھ جاتی ہیں جس کی وجہ قوتِ مدافعت میں کمی ہے۔

کراچی میں بک بینک کا قیام

مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی کے شعبہ خدمت خلق کے تحت دفتر اطفال میں بک بینک قائم کیا گیا ہے۔ جس کے تحت ہفتہ کتب ۱۴ تا ۲۱ اپریل ۸۹ء منایا گیا تمام احمدی بچوں ان کے والدین، ناظمین مجالس اور مربیان اطفال سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کے قیام میں ضلع کی بھرپور مدد فرمائیں نادار غریب طلباء احمدی و غیر احمدی بچوں میں کتابیں کاپیاں مفت تقسیم کی جائیں گی اور ان کی ہر ممکن مدد کی جائے گی۔ ایسے مستحق بچوں کے والدین سیکرٹری خدمت خلق یا خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

محی الدین عباسی
ناظم اطفال ضلع
مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی